4814CH22

مہمان

کردار

جمیل: دفتر میں اسسٹنٹ کی اسامی پر فائز ھے	ناز : ثریّا کی سہیلی
ثریّا : جمیل کی بیوی	اکبر : ناز کا شوہر
بُدّھو : نوکر	

پہلا منظر

(جمیل کے مکان کا ایک کمرہ)

ثریّا : میں پوچھتی ہوں بار بار حساب جوڑنے سے مشکل حل ہو جائے گی کیا؟

جمیل : (اپنے آپ سے) تین سو۔تین سو پچھتّر۔ یہ ہوئے چار سو......

ثریّا : بار بار گننے سے ان رقموں کی میزان کم ہو جائے گی کیا؟

© NCERT not to be republished

جمیل : لیکن اتنی ساری رقم کیسے ادا کریں گے؟ اب کی بار 252 تو تنخواہ کے آئیں گے اور تین سو بقایا ملے گا یعنی کل رقم 552 ہوگی۔

ثریّا : ٹھیک تو ہے۔ 532 قرض ادا کریں گے۔ باقی بچے بیس، اللہ کے فضل سے ہو جائے گا گزارہ۔

جمیل : تم تو مذاق کرتی ہو۔ بیس روپے میں مہینہ کیسے گزرے گا؟

ثریّا : اگر میں کہوں اللہ کے فضل سے ہو جائے گا تو کہتے ہیں مذاق کرتی ہو اور جب آپ خود کہا کرتے ہیں ''تم نہیں سمجھتیں ثریّا۔ اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جائے گا۔''

اس وقت؟

جمیل : لاحول ولاقوۃ۔ پھر وہی مذاق۔ ذرا سنجیدگی سے سوچو نا!

ثریّا : میں کیا سوچوں! میری سنتا ہی کون ہے؟

(دروازہ پر کھٹکا ہوتا ہے)

جمیل : ہائیں یہ کون؟ بدھّو، او بدھّو!

© NCERT not to be republished

ثریّا : ہوگا ہمارا ہی کوئی دوست۔ ادھر چائے کا وقت ہوا، اُدھر کوئی آ پہنچا۔ کیوں نہ آئے اللہ کے فضل سے کھاتا پیتا گھر ہے۔ اب ان کو کیا معلوم کہ اندر سے کیا حالت ہے؟

بدّھو : (آکر) جی بابو جی!

جمیل : کھڑا کیا ہے۔ باہر جا کر دیکھ کون آیا ہے۔

بدّھو : بہت اچھا بابو جی! (باہر جاتا ہے)

جمیل : نوکر بھی وہ لائے ہیں چن کر جس کا جواب نہیں۔

بدّھو : (داخل ہو کر) باہر تو کوئی نہیں ہے بابو جی۔ یہ پرچی سی پڑی تھی ڈیوڑھی میں۔

ثریّا : دکھا تو (بدّھو پرچی ثریّا کو دکھاتا ہے) جا تو' اب جا کر کپڑے استری کر۔

بدّھو : اچھا جی!

ثریّا : ہے اللہ، یہ تو ایک اور بل ہے۔

جمیل : ایک اور بل!

ثریّا : پانی کا بل ہے۔ پندرہ روپے بارہ آنے کا۔

جمیل : اتنا بل!

ثریّا : اس وقت تو پروا نہیں ہوتی جب آپ نہانے لگتے ہیں۔ گھنٹوں شپا شپ ہوتی رہتی ہے۔

جمیل : میں تو صرف ایک بار نہاتا ہوں۔ دو بالٹیاں ڈالیں اور باہر نکل آیا۔ البتّہ تم دن میں بتّیس مرتبہ ہاتھ مُنھ دھوتی ہو۔

ثریّا : توبہ ہے۔ فضول خرچ خود ہیں اور الزام مجھ پر دھرتے ہیں۔

جمیل : اب یہ سولہ روپے اور بڑھ گئے پانی کے بل کے۔

ثریّا : ہے! میں تو بھول ہی گئی ایک بل اور بھی ہے۔

جمیل : نہ نہ........خدا کے لیے اسے بھولی ہی رہو، ورنہ اپنا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

ثریّا : وہ بل ہے بھی تو ڈاکٹر کا۔

جمیل : اوہ! وہ تو بڑا ضروری ہے۔

ثریّا : میرا کیا ہے میں تو کبھی بیمار پڑتی ہی نہیں۔ آپ ہی مہینے میں ایک بار شیشی بھروا کر لے آتے ہیں ڈاکٹر سے۔

جمیل : بیمار پڑ جاتا ہوں اگر میں، تو کیا میرا قصور ہے؟

ثریّا : اور کیا میرا ہے؟

جمیل : اب لڑنے سے کیا فائدہ! سوال تو یہ ہے کہ کیا کریں؟

ثریّا : مجھ سے پوچھتے تو میں کہوں گی تمام بل ادا کر دیجیے۔

جمیل : تمام بل ادا کر دیں تو خود یتیم خانے میں داخل ہو جائیں یا پیٹ پر پتھر باندھ لیں۔

ثریّا : دیکھیے اس مُصیبت سے نکلنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ یہ روز کے بہانے اب نہیں چلیں گے،

© NCERT not to be republished

بہتر یہی ہے کہ ہم بِل ادا کریں اور ایک مہینے کی چھٹی لے کر کسی کے گھر مہمان بن کر جائیں۔ اتفاق سے بچّوں کی چھٹیاں ہیں۔ صرف آپ ہی کو چھٹی لینی پڑے گی۔

جمیل : بھئی واہ! کیا بات سوُجھی ہے۔

ثریّا : اس طرح اس ماہ کا خرچ بھی نہ ہوگا اور قرضہ بھی سارے کا سارا ادا ہو جائے گا۔

جمیل : خدا کی قسم بڑی اچھی تجویز ہے۔

ثریّا : صرف جانے آنے کا کرایہ لگے گا۔

جمیل : تو میں کل ہی چھٹی کے لیے درخواست دے دوں؟

ثریّا : مل جائے گی کیا؟

جمیل : کیوں نہیں۔ افسر بے چارہ بڑا اچھا ہے۔ اگر کل درخواست دوں تو پرسوں سے چھٹی منظور ہو جائے گی اور کل تنخواہ اور بقایا کے دونوں بِل بھی مل جائیں گے۔

ثریّا : تو پھر، ہم کل بل وغیرہ ادا کر کے، شام کی گاڑی سے روانہ ہو جائیں؟

جمیل : ٹھیک ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ جائیں کہاں؟

ثریّا : لو، ایک ہی جگہ تو ہے جانے کے لیے۔

جمیل : وہ کون سی؟

ثریّا : اے ہے، ناز کے یہاں اور کہاں؟ اللہ کے فضل سے کھاتا پیتا گھرانہ ہے۔ ملازمت بھی ہے اور ایمان کی بات یہ ہے کہ عید کے چاند کی طرح ہماری راہ دیکھتی ہے۔

جمیل : ہاں بھئی ہے بڑی محبّت والی اور اس کے میاں اکبر بھی خوب آدمی ہیں۔ واہ! واہ!

ثریّا : پردہ وہ نہیں کرتی، نہ میں اکبر صاحب سے پردہ کرتی ہوں پھر ان کا گھر بھی صاف سُتھرا اور فراخ ہے اور پھر شملہ۔ منظر بھی خوب صورت اور آب و ہوا بھی اچھی ہے۔

جمیل : واہ واہ بیگم! کیا بات پیدا کی۔ وہی بات ہوئی نا۔آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ ایک تو قرضہ اُتر جائے گا اور دوسرے شملہ کی سیر مفت میں۔

ثریّا : آپ جو کہتے تھے کوئی تجویز بتاؤ تو میں نے کہا بتا ہی دو۔

جمیل : اس وقت تو کمال کر دیا تم نے ثریّا۔ اگر میں ہفت اقلیم کا بادشاہ ہوتا تو اس تجویز پر ساری بادشاہی تمھیں بخش دیتا۔

ثریّا : پہلے قرضہ تو چکا دیجیے پھر بادشاہت بخش دینا۔

جمیل : قرضہ؟ قرضہ تو سمجھ لو سب ادا ہو گیا۔آج رات یوں بےفکری سے سوئیں گے کہ بس۔

بدّھو : (باھر سے) بابو جی، بابو جی۔آ گئے۔آ گئے۔

جمیل : ہائیں، یہ کیا چلّا رہا ہے؟

بدّھو : (چلّاتے ھوئے داخل ھوتا ھے) بابو جی۔بابو جی وہ آ گئے۔

جمیل : ابے کیا بکتا ہے؟

ثریّا : کون آ گئے بدّھو؟

بدّھو : کہہ تو رہا ہوں کہ مے مان آ گئے۔

جمیل : مہمان آ گئے ہیں؟

ثریّا : کون مہمان آئے ہیں؟

بدّھو : وہ باہر تانگے سے سامان اُتروا رہے ہیں جی!

ثریّا : سامان اُتروا رہے ہیں؟

بدّھو : ہاں بیگم جی، وہی شملہ والے جو پچھلے سال آئے تھے۔

ثریّا : ہائیں! کیا ناز یہاں پہنچ گئی؟

جمیل : یہ کیسے ہوسکتا ہے، ہم تو خود وہاں جا رہے ہیں۔

بدّھو : جی وہی شملہ والی بیگم صاحبہ اور ان کے صاحب۔ (باھر جاتا ھے)

ثریّا : (سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ھے) ہیے یہ کیا ہوگیا؟

جمیل : سمجھ لو تباہ ہو گئے بیگم!!

(ناز دوڑی دوڑی داخل ھوتی ھے)

ناز : ہے، میں تو تمھیں دیکھنے کو ترس گئی تھی۔

ثریّا : شُکر ہے اللہ کا۔ میری ناز آئی۔

ناز : ہے۔ میں تو کب سے انتظار کر رہی تھی کہ کب انھیں چھٹّی ملے اور کب، ہم تمھارے پاس پہنچیں۔

(اکبر داخل ھوتا ھے)

اکبر : السّلام علیکم۔ کہیے مزاج اچھے ہیں؟

جمیل : آیئے آیئے۔ اب کی مرتبہ تو بہت راہ دکھائی۔

اکبر : ملازم جو ٹھہرے۔ کل کہیں دو مہینے کی چھٹّی منظور ہوئی اور آج یہاں پہنچ گئے۔

© NCERT not to be republished

ثریّا : آنے کی اطلاع ہی نہ دی، حد کر دی آپ نے۔

ناز : تو اطلاع کی کیا ضرورت تھی۔ میں تو بلکہ چاہتی تھی کہ ایک دم تمھارے گلے لگ جاؤں، ایک دم۔

ثریّا : ہے! مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے۔(دونوں بغلگیر ہوتی ہیں)

جمیل : اکبر صاحب۔ آپ کی صحت تو ماشاء اللہ.....

اکبر : نہیں بھئی۔ میں تو بالکل دُبلا ہو گیا ہوں۔

ثریّا : میں کہتی ہوں پہلے چائے پئیں گے یا.....

اکبر : ہم تو اسٹیشن پر کھانا کھا کر آئے ہیں۔

ثریّا : کوئی غیر کے گھر تو نہیں آنا تھا کہ اسٹیشن پر کھانا کھا کر آتے۔ چھی، بھائی جان!

ناز : میں نے کہا بھی کہ ثریّا بُرا مانے گی، لیکن انھوں نے ایک نہ سُنی۔

اکبر : بھئی غلطی ہوگئی۔ آئندہ سے نہ ہوگی۔

ثریّا : تو اب پیاس تو لگی ہوگی نا۔ آپ اُٹھیے نا ذرا۔

ناز : بھئی اب تکلّف نہ کرنا۔

© NCERT not to be republished

ثریّا : اے ہے، اس میں تکلّف کی کیا بات ہے۔(جاتی ھے)

جمیل : میں ابھی آیا۔ جب تک آپ ذرا پسینہ سکھا لیجیے۔(باھر جاتا ھے)

اکبر : آج کل پسینہ کہاں سوکھتا ہے!(ھنستا ھے)

(کچھ دیر خاموشی۔ اکبر اخبار دیکھتا ھے۔ ناز بیکار بیٹھی ھے)

ناز : دیکھا، میری تجویز کیسی رہی۔ آپ تو مانتے ہی نہیں تھے۔

اکبر : مجھے کیا پتہ کہ ایسا بھی ہوتا ہے۔

ناز : کچھ پتہ بھی ہے آپ کو۔ بے کار سارا دن اللہ ماری کتابیں اُلٹتے رہتے ہیں۔

(اکبر ھنستا ھے)

ناز : اب دو ماہ میں کم از کم چھ سو روپیہ بچ جائے گا۔

اکبر : بالکل!

ناز : اور چار سو مکان کا کرایہ آ جائے گا۔ یہ ہوا ایک ہزار۔ ہزار میں سے چھ سات سو کے اچھے جوڑے بن جائیں گے نازلی کے لیے اور باقی روپیہ شادی پر لین دین کے کام آئے گا۔

اکبر : بڑی اچھی تجویز سوجھی ہے تمھیں، کیا بات ہے۔

ناز : اور نہ پھر کسی کا احسان اور نہ گِلہ شکایت۔ اپنی سہیلی کا گھر، جس طرح چاہو رہو اور جب تک جی چاہے رہو۔

اکبر : ہاں بھئی، بڑی اچھی سہیلی ہے آپ کی۔

ناز : دونوں ہی ایسے اچھے ہیں، کیا بتاؤں۔

بدّھو : (داخل ہو کر) صاحب سامان لگا دیا ہے آپ کے کمرے میں۔

ناز : کون سے کمرے میں لگایا ہے بدّھو؟

بدّھو : بیگم صاحبہ، اُسی کمرے میں جہاں آپ پہلے ٹھہرے تھے۔ چل کر دیکھ لیجیے۔

ناز : ہاں ہاں، چلیے نا دیکھ لیں اپنا کمرہ۔

اکبر : ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ دو مہینہ ٹھہرنا ہے یہاں۔

(تینوں جاتے ہیں۔ کچھ دیر اسٹیج خالی رہتا ہے)

(دوسرا منظر)

جمیل : (اپنے دھیان میں داخل ہوتا ہے۔ ہاتھ میں اخبار ہے۔) یہ خبر دیکھی آپ نے اکبر صاحب؟ (کمرے کو خالی دیکھ کر) ارے، یہ لوگ کہاں گئے؟

ثریّا : (ساتھ ساتھ داخل ہوتی ہے۔) اپنا کمرہ دیکھنے گئے ہیں۔

جمیل : اب کیا ہوگا بیگم؟ اب تو لینے کے دینے پڑ گئے۔

ثریّا : ہے! مجھے کیا معلوم تھا کہ یوں ہوگا۔

جمیل : تو پھر اب کیا کریں؟

© NCERT not to be republished

ثریّا : میں نے کہا آپ کے پاس کوئی تار کا فارم ہے؟

جمیل : معلوم نہیں، شاید ہو۔ کیوں تار دینا ہے کیا؟

ثریّا : اونہوں!

جمیل : تو پھر؟

ثریّا : کوئی ایسی تجویز کیجیے کہ کہیں سے تار آ جائے۔

جمیل : کہاں سے آ جائے تار؟

ثریّا : اے ہے، کہیں سے آ جائے۔ علی گڑھ سے آ جائے کہ خالہ سخت بیمار ہیں۔

جمیل : خدانخواستہ خالہ کیوں بیمار ہوں؟

ثریّا : او ہو، آپ سمجھتے نہیں۔ میں کب کہتی ہوں کہ خالہ بیمار ہوں۔ خالی تار ہی آ جائے۔ پھر اسی بہانے ہم علی گڑھ جانے کو تیار ہو جائیں گے اور ناز کو مجبوراً جانا پڑے گا۔

جمیل : اوہ، یہ بات ہے۔ لیکن تار کیسے آئے؟

ثریّا : اے ہے، جھوٹ موٹ کا تار فارم بھر کر دروازے سے پھینک دیں اور دروازہ کھٹکھٹائیں تو بدّھو اُٹھا لائے گا۔ وہ سمجھیں گے تار والا پھینک گیا ہے۔

جمیل : ہاں، یہ تو ہوسکتا ہے۔

ثریّا : تو پھر آپ جلدی کریں۔

جمیل : اچھا!

(اُٹھ کر جاتا ہے۔ ثریا بیٹھ کر بُنتی ہے۔ سوچتی ہے۔ بدھو ٹرے اٹھائے داخل ہوتا ہے۔ ٹرے میں شربت کا جگ ہے اور چار گلاس۔)

ثرّیا : (بدھو کو دیکھ کر) ناز! (با آواز بلند) بھائی جان، اب آ بھی جایئے نا!

(ناز اور اکبر داخل ہوتے ہیں)

ثریّا : اے ہے، پانی تو پی لیجیے۔ پیاس تو لگی ہوگی؟

(ناز اور اکبر بیٹھ جاتے ہیں۔ثریا گلاس بھر کر دیتی ہے)

ثریّا : لیجیے شکنجبین کا شربت!

ناز : بھائی جان کہاں گئے؟

ثریّا : اُدھر اپنے کمرے میں ہیں۔

ناز : انھیں بلاؤ نا!

ثریّا : ابھی آ جائیں گے۔تم فکر نہ کرو۔ شکنجبین کی خوشبو پہنچے گی تو خود بھاگے آئیں گے۔

اکبر : ثریا، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دُبلی ہوگئی ہو تم!

ثریّا : دبلی تو نہیں بھائی جان۔ ویسے آپ جانتے ہیں انسان کو فکر لگی ہو تو..........

اکبر : فکر؟ کیسی فکر؟

ثریّا : وہی خالہ کی فکر ہے۔

ناز : خالہ کی؟ کون سی خالہ؟

ثریّا : لو، ایک ہی تو خالہ ہیں میری، علی گڑھ میں!

ناز : آخر ہوا کیا خالہ کو؟

ثریّا : اے ہے، تانگے میں جا رہی تھیں اپنی سہیلی کی طرف کہ موٹر سے ٹکر ہوگئی۔

ناز : ہائیں ٹکّر ہوگئی؟

ثریّا : ویسے چوٹ نہیں آئی، لیکن صدمہ پہنچا ہے۔

ناز : شکر ہے اللہ کا۔ میں سمجھی..........

© NCERT not to be republished

ثریّا : اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔مگر جب تک خیریت کی خبر نہ آئے تو فکر لگی ہی رہے گی۔

اکبر : وہ تو ہے۔

ناز : چلو، اب تو اللہ نے فضل کر دیا۔

(دروازہ پر دستک)

ثریّا : بدھو! او بدھو! باہر جا کر دیکھ دروازے پر کون ہے؟

بدھوّ : (داخل ہو کر) مجھے بلایا بیگم صاحبہ؟

ثریّا : لو دیکھ لو، اللہ مارا، بالکل بدھو ہے۔ کہہ رہی ہوں باہر جا کر دیکھ کون ہے؟ اور تو یہاں آ کر پوچھتا ہے مجھ سے۔توبہ ہے۔

جمیل : (ہاتھ میں تار کا فارم اٹھائے داخل ہوتا ہے۔) ثریا تار!

ثریّا : ہائے اللہ تار!!

جمیل : خالہ کی حالت، اچھی نہیں۔

ثریّا : ہائے خالہ! (چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتی ہے)

ناز : پنکھا۔ پنکھا۔ اے ہے پانی۔ پانی لاؤ میں منہ پر چھینٹے دوں۔ یا اللہ کیا ہو گیا میری ثریا کو!

جمیل : گھبراؤ نہیں......میں ابھی سونگھنے کی دوا کی شیشی لاتا ہوں۔

(جمیل فوراً باہر جاتا ہے اور بدھو بھی پانی لانے کے لیے باہر جاتا ہے)

اکبر : سارا کیا کرایا تباہ ہو گیا بیگم۔

ناز : آپ تو چھوٹی سی بات پر گھبرا جاتے ہیں

اکبر : میں کہتا ہوں.........

ناز : اونہوں! ہش!! (ثریا کی طرف اشارہ کرتی ہے)

© NCERT not to be republished

اکبر : یہ تو بے چاری بے ہوش پڑی ہے۔ میں کہتا ہوں، اچھے بچائے چھ سو روپے۔

ناز : اونہوں! ہش!! (آهسته سے) کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

(بدھو پانی لے کر داخل ھوتا ھے)

(جمیل شیشی لے کر آتا ھے اور ثریا کو سنگھاتا ھے۔ ثریا ھوش میں آتی ھے اور ھوں ھوں کرنے کے بعد دفعتاً چلاتی ھے)

ثرّیا : میں میں تو ابھی جاؤں گی خالہ کے پاس۔ ابھی۔

ناز : اے ہے! اس حالت میں؟

ثرّیا : چاہے کچھ بھی ہو۔

جمیل : اس وقت اسے کچھ نہ کہو ناز بہن! (ثریا سے) میں ابھی لیے چلتا ہوں تمھیں، گھبراؤ نہیں۔ خدا خیر کرے گا۔

ثرّیا : بس کا وقت ہے ابھی تانگہ منگوالیں اور میرے سوٹ کیس میں دو جوڑے رکھ دیں۔ نہیں، نہیں میں آپ رکھ لوں گی۔

ناز : نہیں، نہیں!

ثرّیا : اب میں ٹھیک ہوں، ٹھیک ہوں۔ اوں اوں، معاف کرنا ناز۔ مگر مجبوری ہے۔ مجھے جانا ہی ہوگا۔ ارے بدھو سوٹ کیس لے آ میرا۔ بھاگ کر جا۔

بدھوّ : بہت اچھا بیگم صاحبہ (جاتا ھے)

ثرّیا : وقت کیا ہوا ہے بھائی جان؟

اکبر : ایک بجنے میں دس منٹ ہیں۔

ثرّیا : اوہ، وقت بہت کم ہے۔ آپ جا کر رکھ دیں کپڑے میرے سوٹ کیس میں اور بدھو کو بھیج دیں تانگہ

© NCERT not to be republished

لانے کے لیے۔ ہائے ناز کتنا افسوس ہے مجھے۔ تمھارا سارا پروگرام تباہ ہو گیا۔ تمھیں کتنی تکلیف ہوئی۔

جمیل : بدھو، بدھو۔ (بدھو آتا ھے) جا، فوراً تانگہ لے آ۔

بدھوّ : ابھی لایا بابو جی!

ثریّا : بڑی تکلیف ہوئی تمھیں۔

جمیل : آخر پروگرام خراب ہوا آپ کا۔

ناز : لو اس میں خرابی کی کیا بات ہے، تمھارے ساتھ جائیں گے اور پھر ساتھ ہی واپس آ جائیں گے۔

ثریّا : کیا کہا، ساتھ؟

ناز : اور کیا!

ثریّا : نہیں۔ نہیں۔ تمھیں تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ناز : نہ ثریا، جیسے تمھاری خالہ، ویسے میری۔ اے ہے، آپ جا کر اٹھا لائیں نا سوٹ کیس۔ وقت بہت کم ہے۔

اکبر : جی ابھی لاتا ہوں۔ (جاتا ھے)

ثریّا : لیکن ناز!

ناز : (منہ پر ھاتھ رکھ دیتی ھے) نہ ثریا۔ اس بات میں تمھیں میری ضد ماننا پڑے گی۔ میں تو ضرور جاؤں گی چاہے کچھ ہو۔

جمیل : (ایک طرف) یا اللہ تو ہی عزت رکھنے والا ہے۔

ثریّا : میری بات تو سنو۔

ناز : نہیں، میں نہیں سنوں گی۔

بدھوّ : (کمرے میں داخل ھو کر) وہ آ گئے صاحب، وہ آ گئے۔

جمیل : وہ آ گئے، وہ آ گئے کیا؟ یہ کہہ تانگہ لے آیا ہے۔

© NCERT not to be republished

بدھوّ : جی، تانگے پر ہی آئی ہیں وہ!

جمیل : ابے کیا بکتا ہے؟

ثریّا : اسے بات تو کرنے دو، کون آیا ہے بدھو؟

بدھوّ : مے مان آئے ہیں بیگم صاحبہ!

جمیل : مہمان!

ثریّا : کون مہمان؟ کوئی ان سے ملنے آیا ہے کیا؟

بدھوّ : جی نہیں، علی گڑھ والی خالہ آئی ہیں۔

ثریا : کیا کہا؟

جمیل : ارے!

اکبر : ہائیں!

© NCERT not to be republished

بدھو : وہ جوعلی گڑھ والی خالہ ہیں وہ آئی ہیں۔ تانگے سے سامان اُتروا رہی ہیں۔

ثریّا : (سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے) میرے اللہ!

(جمیل بے ساختہ قہقہہ مار کر ہنستا ہے۔ جیسے ہسٹریا کا دورہ پڑ گیا ہو۔ ناز اور اکبر اس کا حیرانی سے مُنہ دیکھتے ہیں)

اکبر : جمیل، یہ کیا ہو گیا تمھیں، کیا بات ہے؟

جمیل : اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں..........

(پردہ آہستہ آہستہ گرتا ہے)

(ممتاز مفتی)

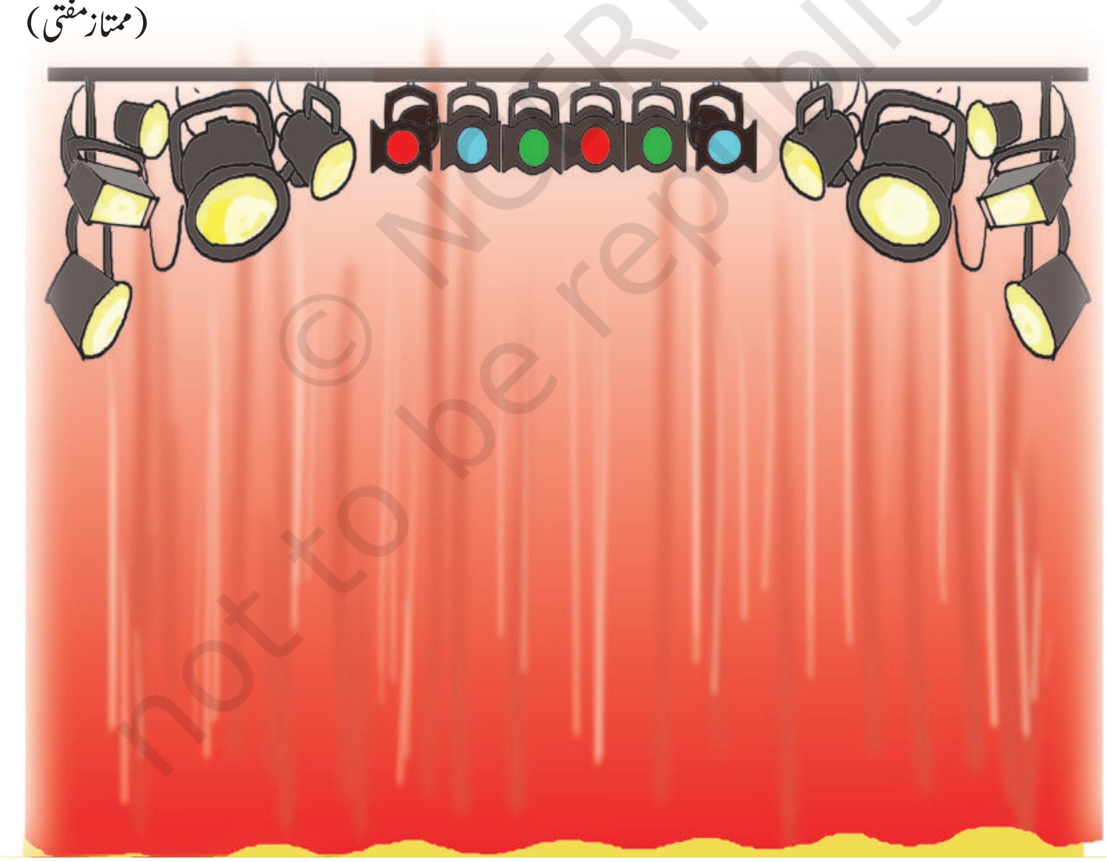

معنی یاد کیجیے

میزان	:	ترازو، یہاں مراد حساب ہے
بقایا	:	باقی
گزارہ	:	بسر اوقات
لاحول ولاقوۃ	:	عربی فقرہ، یہاں یہ فقرہ نہایت بیزاری اور ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے کہا جاتا ہے جو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا حصّہ ہے
ڈیوڑھی	:	پرانے زمانے کے گھروں کی باہری کوٹھری
ہارٹ فیل ہونا	:	دل کی حرکت بند ہو جانا یعنی موت واقع ہو جانا
تجویز	:	مشورہ، رائے
فراخ	:	کشادہ، وسیع
آم کے آم گٹھلیوں کے دام (محاورہ)	:	دوہرا فائدہ
اقلیم	:	ملک، دیس
ہفتِ اقلیم	:	سات ملک، مُراد ساری دنیا، پُرانے زمانے میں کرۂ زمین کو سات حصّوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اور ہر حصّہ اقلیم کہلاتا تھا۔
اللہ ماری	:	جس پر اللہ کی مار ہو، ایک قسم کا کوسنا
لینے کے دینے پڑ جانا (محاورہ)	:	نفع کی بجائے نقصان پہنچنا
تار	:	ٹیلی گرام
شکنجبین	:	لیموں کے عرق کا پکا ہوا شربت
کیا کرایا تباہ ہو جانا	:	بنا بنایا منصوبہ ناکام ہو جانا

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے۔

1. جمیل بار بار حساب کیوں جوڑ رہا تھا؟
2. ثریّا کی تجویز سے خوش ہو کر جمیل نے کیا کہا؟
3. جمیل کے گھر مہمان بن کر کون لوگ آئے؟
4. جمیل اور ثریّا نے اکبر اور ناز کا استقبال کس طرح کیا؟
5. اکبر اور ناز کی ترکیب کیا تھی؟
6. ثریّا کی ترکیب کیوں ناکام رہی؟
7. ''اب تو لینے کے دینے پڑ گئے''، جمیل نے یہ کیوں کہا؟
8. ثریّا نے مہمانوں سے چھٹکارا پانے کے لیے کیا ترکیب سوچی؟
9. ثریّا کی ترکیب ناکام کیسے ہوئی؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. بار بار گننے سے ان رقموں کی ....کم ہو جائے گی کیا؟
2. کیوں نہ آئے، اللہ کے ....سے کھاتا پیتا گھر ہے؟
3. تمام بل ادا کر دیں تو خود ....میں داخل ہو جائیں یا......... باندھ لیں۔
4. میں ابھی سونگھنے کی دوا کی ....شیشی لاتا ہوں۔
5. جی نہیں...........خالہ آئی ہیں۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

میزان گزارہ تجویز فراخ مہمان منظر ترکیب
فضل پروگرام حیرانی

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے۔

فراخ ہفتِ اقلیم تکلّف اطلاع ماشاالله تجویز اتفاق آب و ہوا

املا درست کر کے لکھیے۔

مذاک ڈیوڑی بکایا فجل غلتی

عملی کام

- اس ڈرامے کو اپنے اسکول کے اسٹیج پر پیش کیجیے۔
- اس ڈرامے کو کہانی کی شکل میں لکھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

ختمہ (۔)، سکتہ (،)، رابطہ (:) اور واوین (" ") سے متعلق ہم نے آپ کو پچھلے سبق میں بتایا تھا۔ ذیل کے پیراگراف میں رموز اوقاف کا استعمال کیجیے۔

ممبئ میں سمندر کے کنارے ایک بستی ہے یہ بستی پہلے بہت چھوٹی تھی لیکن بڑھتے بڑھتے ممبئ کا ایک حصّہ بن گئی ہے ہر سال دسمبر کے مہینے میں یہاں عُرس ہوتا ہے۔ چاروں طرف دکانیں ہی دکانیں، کھلونوں کی دکانیں وغیرہ کھلونے بھی کتنے خوبصورت ہیں پیاری پیاری گڑیا چابی سے چلنے والی بس موٹر اور ریل جی چاہتا ہے پوری دکان خرید لیں مجھے ایک شخص ملا اس نے پوچھا کیا تم نے مجھے پہچانا میں نے جواب دیا شاید کہیں آپ کو دیکھا ہے۔

غور کرنے کی بات

- آم کے آم گٹھلیوں کے دام

یہ ایک کہاوت ہے کہاوتوں کے استعمال سے ہم اپنی بات میں حسن پیدا کر سکتے ہیں۔

- ”عید کے چاند کی طرح ہماری راہ دیکھتی ہے۔“

اس جملے میں انتظار کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے مثال دی گئی ہے۔عید کا چاند سال میں ایک ہی بار نظر آتا ہے۔ بچے اور بڑے سبھی اُسے دیکھنے کے لیے بڑے بے تاب رہتے ہیں۔اسی طرح ہمیں اپنی گفتگو میں جب یہ ظاہر کرنا ہو کہ بڑی بے تابی اور بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے تو عید کے چاند کی مثال دی جاتی ہے۔

- ہم اپنی بات کو خوبصورت انداز میں بیان کرنے کے لیے کبھی کبھی نثر کے درمیان اشعار کا بھی استعمال کرتے ہیں۔کبھی پورا شعر، کبھی ایک مصرعہ یا کبھی مصرعے کا ایک ٹکڑا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سبق میں آخری مکالمہ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں...(میر تقی میرؔ) بھی ایک شعر کا جزو ہے۔مکمل شعر اس طرح ہے۔

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں ، کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا